16 نومبر 2026ء

اسٹیٹ بینک نے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر مالی سال 26ء کی سالانہ رپورٹ جاری کر دی

بینک دولتِ پاکستان نے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر مالی سال 26ء کی سالانہ رپورٹ آج جاری کر دی۔ رپورٹ کے مطابق پاکستانی معیشت نے بڑھتی ہوئی جغرافیائی و سیاسی بے یقینی کے حالات میں ملکی اور عالمی اقتصادی دھچکوں کے مقابلے میں لچک دکھائی، چنانچہ مالی سال 26ء کے دوران تمام اہم اقتصادی اظہاریوں میں بہتری آئی۔ محتاط زری پالیسی موقف اپنایا گیا جس کے ساتھ آئی ایم ایف کے پروگرام کے تحت مالیاتی یکجائی اور معاشی اصلاحات کا سلسلہ جاری رکھا گیا جس نے سخت محنت سے حاصل کیے گئے کلی معاشی استحکام کو محفوظ رکھنے میں پاکستان کی مدد کی۔ کامیابی کے حصول کے لیے جن سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان میں تجارتی ٹیرف کی امریکی پالیسیوں میں ردوبدل، سال کے آغاز میں مون سون سے آنے والا شدید سیلاب، اور فروری 2026ء میں مشرقِ وسطیٰ کا تنازع چھڑنا شامل ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں اضافہ ہوا۔ اس کا اہم محرّک بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار کی بحالی تھی جو زراعت اور خدمات کے شعبوں کے ساتھ مضبوط روابط رکھتا ہے۔ معاشی سرگرمیاں بحال ہونے کے نتیجے میں درآمدات کے حجم میں اضافہ ہوا۔ تاہم عالمی معیشت میں ناموافق رجحانات نے برآمدات کو محدود رکھا۔ اس سے قطع نظر، کارکنوں کی ترسیلات میں مضبوط نمو کے سبب مالی سال 26ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو جی ڈی پی کے 0.1 فیصد تک روکنے میں مدد ملی۔ نیز، اسٹیٹ بینک کی طرف سے زرِمبادلہ کی بھاری خریداری سے، اور پیشگی واجبات (forward liabilities) میں کمی سے اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ ذخائر میں قابلِ قدر اضافہ ہوا۔ مزید برآں، سرکاری رقوم کی مسلسل آمد، یورو بانڈ اور پانڈا بانڈ کے کامیاب اجرا، اور روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس میں رقوم کی مستقل آمد نے بھی زرِمبادلہ ذخائر میں اضافہ کیا۔

حکومت نے مالی سال 26ء میں بھی مالیاتی یکجائی کی کوششیں جاری رکھیں، سودی ادائیگیوں میں خاصی کمی آئی جس سے مالیاتی نتائج میں قابلِ ذکر بہتری آئی۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ محتاط زری اور مالیاتی پالیسیوں نے قومی صارف اشاریہ قیمت اوسط مہنگائی کو روکنے میں مدد دی جو مالی سال 26ء کے دوران وسط مدتی ہدف 5.0 تا 7.0 فیصد کی بالائی حد کے قریب قریب رہی۔ مشرقِ وسطیٰ کے تنازع کے نتیجے میں توانائی کے نرخوں کو لگنے والے دھچکے کے اثرات کے باوجود ایسا ہوا۔ اس دھچکے کی بنا پر سال بسال مہنگائی اپریل 2026ء سے دوہندسوں میں چلی گئی۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ اگرچہ پاکستان کی معاشی صورتِ حال بہتر ہوئی ہے، تاہم کام کاج کے قابل بڑھتی ہوئی آبادی کو استعمال کرنے کی غرض سے ملک کو بلند پائیدار ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے مستحکم ساختی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ اس پس منظر میں، ''پاکستان میں ملازمتوں کی تخلیق میں ساختی دشواریاں'' عنوان سے رپورٹ میں خصوصی باب شامل ہے۔ اس باب میں کمزور اور غیر مستحکم جی ڈی پی نمو، اور قبل از وقت صنعتی سکڑاؤ کی علامات کے باعث ساختی تبدیلی کی سُست رفتاری کو روزگار پیدا کرنے میں اہم رکاوٹیں قرار دیا گیا ہے۔ ان عوامل کے اثرات نے لیبر مارکیٹ کے چیلنجوں کو دوچند کر دیا، جن میں خواتین کی لیبر فورس میں پست شمولیت، نوجوانوں میں بے روزگاری کی بلند شرح اور غیر رسمی ملازمتوں کا بڑا حجم شامل ہیں۔ مزید برآں، ابھرتے ہوئے رجحانات — جیسے چوتھا صنعتی انقلاب، کاروبار کی ماحول دوست طریقوں پر منتقلی، اور جغرافیائی و معاشی تقسیم — روزگار کی تخلیق میں مزید چیلنج ہیں۔

رپورٹ میں پائیدار بنیادوں پر بلند اقتصادی نمو کے حصول میں ساختی کمزوریاں دور کرنے کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان ساختی چیلنجوں کا حل تجویز کرنے کے لیے رپورٹ میں مختلف تجزیاتی باکس شامل ہیں، جن میں انفراسٹرکچر کے نقائص کا سدباب، ٹیکنالوجی اور مہارتوں کو تقویت دینا، ٹیکسوں کو معقول اور ٹیکس انتظام کو آسان بنانا، مالیاتی و ضوابطی فیصلوں اور طویل مدتی معاشی استحکام یقینی بنانے کے لیے معاشی پالیسی کی غیر یقینی میں کمی لا کر نجی شعبے کی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت شامل ہیں۔ مزید

یہ کہ ماحولیاتی دھچکوں کا بڑھتا ہوا تواتر اور موسمی حالات و واقعات میں شدت اس امر کا تقاضہ کرتے ہیں کہ تیاری کے قبل از وقت اقدامات کیے جائیں تاکہ زراعت کی پیداوار پر اِن کے اثرات کو کم کیا جاسکے۔ رپورٹ میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ پاکستان کے زرعی منظرنامے میں شمسی توانائی کے آئندہ مرحلے کی حکمت عملیوں کو شامل کرنا قابل تجدید توانائی کی پیداوار کو غذائی سلامتی اور ماحولیاتی پائیداری کے ساتھ متوازن کر سکتا ہے۔ امکان یہ ہے کہ یہ پالیسی کوششیں سرکاری، نجی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو متحرک کرنے کا سبب بنیں گی، جو طویل مدتی معاشی استحکام کو فروغ دینے، ملازمتوں کی تخلیق میں مدد دینے، اور عالمی رسدی زنجیر (supply chain) کے تعطل کے حوالے سے ملکی زدپزیری (vulnerability) کو کم کرنے کے لیے درکار ہے۔

پاکستان کے معاشی منظرنامے پر بات کرتے ہوئے رپورٹ میں اجاگر کیا گیا ہے کہ وطنِ عزیز مالی سال 27ء میں نسبتاً پختہ معاشی بنیادوں کے ساتھ داخل ہوا ہے۔ اہم معاشی اظہاریوں میں مسلسل بہتری پاکستان کی خود مختار کریڈٹ ریٹنگ میں بھی بہتری کی وجہ بنی ہے۔ مزید برآں، ملکی طلب میں بتدریج بحالی جاری رہنے کی، اور حالیہ مالیاتی اقدامات سے اقتصادی رفتار کو مزید سہارا ملنے کی توقع ہے۔ اگرچہ ایل نینو کی ابتر صورتِ حال زرعی منظرنامے کے لیے خطرہ ہے، تاہم حالیہ معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سال کی نسبت خریف کی اہم فصلوں بشمول گنا، چاول اور مکئی کی پیداوار بڑھی ہے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں بہتری سے خدمات کے شعبے میں نمو متوقع ہے۔ لہٰذا، اسٹیٹ بینک کے تخمینے کے مطابق مالی سال 27ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو 3.5 تا 4.5 فیصد کی حد میں رہے گی۔

معاشی پھیلاؤ، ٹیرف میں معقولیت، اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے درآمدات بڑھنے کی توقع ہے، جبکہ برآمدات میں معتدل اضافہ متوقع ہے، جسے پالیسی ترغیبات اور عالمی طلب میں معمولی اضافے سے تقویت ملے گی۔ تاہم، کارکنوں کی ترسیلاتِ زر کے مسلسل بہاؤ کی وجہ سے مالی سال 27ء میں جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے صفر تا 1.0 فیصد کی حد میں رہنے کا امکان ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، ستمبر 2026ء میں یورو بونڈ کے اجرا کے ذریعے 3 ارب ڈالر کے حصول، زرمبادلہ کی خریداری اور بیرونِ ملک سے سرکاری رقوم کی آمد سے توقع ہے کہ زرمبادلہ ذخائر چار ماہ کی درآمدات کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائیں گے۔ مزید یہ کہ، توانائی کی عالمی قیمتوں کے دھچکوں کے اثرات سے مہنگائی بڑھنے کا امکان ہے، جو مالی سال 27ء میں متوقع طور پر بتدریج کم ہو کر 5.0 تا 7.0 فیصد کے وسط مدتی ہدف کی حد میں آجائے گی۔

مکمل رپورٹ اس لنک پر دستیاب ہے:

https://www.sbp.org.pk/our-operations/publications/state-of-pakistans-economy/508/annual-report-2025-2026-state-of-the-economy